

فیض عالم



حضرت علامہ ابوالصالح مفتی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

فیض احمد اویسی رضوی

حضرت علامہ مفتی عطاء الرسول اویسی

حضرت علامہ مفتی فیاض احمد اویسی

حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم یادگار جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور جہاں سے گذشتہ نصف صدی سے عشق رسول ﷺ کی خیرات تقسیم ہو رہی ہے جامعہ میں اسلامیہ، عربیہ قدیم و جدید علوم پڑھائے جا رہے ہیں۔ طلباء کو نماز، جماعت کے ساتھ ذکر و اذکار کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ طالبات کے لیے شعبہ ناظرہ، حفظ، تجوید، درس نظامی کا علیحدہ باپردہ کلاس روم کا انتظام ہے۔

ادارہ کے خلقِ اہلسنت کی عظیم جامعہ سیرانی مسجد ہے جس کی تعمیر نو تین منزلیں مکمل ہوئیں جہاں ہزاروں نمازیوں کے لئے باجماعت نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔ جبکہ گنبد حضرت شریف کی نسبت سے مسجد شریف کا گنبد جگمگ کر کے اہل ایمان کو یاد دہینہ کا خوبصورت منظر پیش کر رہا ہے۔ آپ کے ادارہ کے فضلاء دنیا کے بیشتر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں ادارہ کا ماہانہ خرچہ لاکھوں روپے ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اپنے صدقات، خیرات و عطیات، زکوٰۃ میں سے جامعہ میں ذریعہ تعلیم مستحق طلباء کے لیے ضرور حصہ نکال کر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی خوشنودی حاصل کریں۔

عطیات آن لائن بھیجنے کی صورت میں بنام جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور مسلم کمرشل بینک عید گاہ برانچ بہاولپور اکاؤنٹ نمبر یہ ہے 2-1328-02-01-1136 ناظم اعلیٰ جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور۔

نہایت ہی اہم اور ضروری اعلان

ہمارے حضور قبلہ و کعبہ سیدی و سندی مولائی حضرت والدہ گرامی منسرا عظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ العزیز کی تالیفات و تصانیف کتب و رسائل جو اشاعتی ادارے چھاپ رہے ہیں۔ انہیں بذریعہ اشتہار بذراطلاع کیا جاتا ہے اب وہ جو بھی کتاب یا رسالہ شائع کریں ہمیں اطلاع ضرور کریں تاکہ اس کتاب یا رسالہ کے مضامین کی حضرت قبلہ کی لائبریری میں موجود مسودہ کے ساتھ مطابقت ہو برائے اوقات کتاب یا رسالہ میں ایسا مواد شامل کر دیا جاتا ہے جو مصنف کی تحقیق کے خلاف ہوتا ہے جو کہ خیانت کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ میں ایک بہت بڑے فتنہ کا موجب بن سکتا ہے۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی کتاب یا رسالہ بیک وقت کئی ادارے شائع کر دیتے ہیں۔ ہمیں اطلاع کا فائدہ یہ ہوگا ایک کتاب یا رسالہ ایک وقت میں ایک ادارہ شائع کر سکے گا۔ نیز اشاعتی اداروں سے گزارش ہے کہ شائع شدہ کتب و رسائل کو بار بار چھاپنے کے بجائے غیر مطبوعہ مسودہ جات ہم سے طلب کر کے شائع کریں تاکہ وہ علمی جواہر پارے محوام و خواص تک جلد از جلد پہنچ سکیں جو اشاعت کے انتظار میں الماریوں میں پڑے ہیں۔

اطلاع کنندگان محمد عطاء الرحمن مولائی 03006843281

محمد فیاض احمد اویسی 03006821704 محمد ریاض احمد اویسی - 03009684391

علم قابل فخر ہے اور نسب پرستی تکبر ہے

افاضات: حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ والصلوة والسلام علیٰ رسولہ الکریم

إِنَّا أَكْرَمَكُم عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْلِبُ

اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے

نسب پرستی ہمارے دور میں یہ مرض اکثر قلوب پر حاوی ہے کہ علم و عمل اور تقویٰ کی کوئی قدر نہیں لیکن نسب اور

زر و دولت کی بڑی قدر و منزلت ہے شاید امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی الجامع الصحیح (بخاری شریف) میں باب بِأَسْمَاءِ

الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى مُطْلَق غلام اور آزاد کردہ غلام کی امامت کا ذکر اسی مرض کے ازالہ کیلئے پاندھا ہے۔ ہم آنکھوں سے دیکھ

رہے ہیں کہ کسی کدّی کا کوئی سجادہ نشین یا صاحبزادہ ہو وہ علم و عمل میں نہ صرف کم بلکہ الٹا یعنی علم کے بجائے پرلے درجے کا

جہاں اور عمل میں اٹلیس کا دایاں ہاتھ یا کم از کم لیکن عوام میں اعلیٰ شخصیت کی اولاد ہونے کی وجہ سے مقبول بلکہ ان کا سر کا تاج

اور عام برادری بالخصوص غریب طبقہ کا بہت بڑا عالم ہا عمل اور متقی پرہیزگار ہو نہ کو شخص کے مقابلہ میں اس کی نفرت و حقارت

حالانکہ اسلام میں ایسا نہیں اللہ تعالیٰ نے خود اس کا فیصلہ فرمایا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم، بیشک اللہ کے یہاں تم

میں عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ اس جملہ سے پہلے اسی نسب کا بیان ہے چنانچہ فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا۔

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو

یعنی سب انسانوں کی اصل حضرت آدم علیہ السلام و سیدہ بی بی حواء ہیں اور ان کی اصل مٹی ہے تو تم سب کی اصل مٹی ہوئی پھر نسب

پر اکڑتے اور اتراتے کیوں ہو یعنی انسان کو مختلف نسب و قبیلے بنانا ایک دوسرے کی پہچان کیلئے ہے نہ کہ شعی مارنے اور

اترانے کیلئے پھر آخر میں فرمایا

إِنَّا أَكْرَمَكُم عِنْدَ اللَّهِ أَتَقْلِبُ إِنَّا اللَّهُ عَلَيْنَا خَيْرٌ۔

اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے۔

آیت کا شان نزول بھی اسی تقویٰ اور علم و عمل کی عزت افزائی کے لئے ہے۔

چنانچہ مروی ہے حضور ﷺ ہمارا زویہؓ میں تشریف لے گئے وہاں ملا حظہ فرمایا کہ ایک غلام یہ کہہ رہا ہے کہ جو مجھے خریدے وہ مجھے حضور کے پیچھے، جنگا نہ نماز سے نہ روکے اُسے ایک شخص نے خرید لیا۔ پھر وہ غلام بیمار ہو گیا تو سرکارِ مہربان کی حیران داری کیلئے تشریف لے گئے پھر اسکی وفات ہو گئی تو حضور ﷺ اس کے دفن میں شریک ہوئے اس پر بعض لوگوں نے حیرانی کا اظہار کیا کہ غلام اور اس پر اتنا انعام اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آنمہ و مشائخ کرام نسب کے لحاظ سے ؟

غور سے دیکھا جائے تو دین کے بڑے بڑے ائمہ و مشائخ اکثر غلام یعنی نبی لحاظ سے قد آور نہیں علم و عمل نے انہیں قد آور شخصیت بنا دیا۔ اس کے متعلق ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔ جسے امام موفق رحمہ اللہ نے ”مناقب الموفق“ میں اور امام کردری رحمہ اللہ نے ”مناقب للکردری“ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت عثمان بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ رصافہ میں ہشام بن عبد الملک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھا عطاء بتاؤ ان دنوں اسلامی ممالک میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ سب سے بلند پایہ عالم دین کون ہے۔ ہشام نے پوچھا اچھا بتاؤ ان دنوں مدینہ میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا حضرت تافعؓ (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام) ہشام نے پھر پوچھا کہ اہل مکہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا یہ ”موٹی“ ہے۔ پھر پوچھا اہل یمن میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا ”موٹی“ انہوں نے پوچھا اہل یمامہ میں بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا یحییٰ بن ابی کثیر۔ کہا غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا ”موٹی“ اس نے دریافت کیا اچھا یہ بتاؤ شام میں بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ کھول۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے بتایا ”موٹی“ ہے۔ اس نے پھر پوچھا اہل جزیرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا میمون بن مہران۔ کہا موٹی یا عربی؟ میں نے بتایا ”موٹی“ ہے۔ اس نے پوچھا خراسان میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا کہ اخضاک بن مزاحم۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے کہا ”موٹی“ ہے۔ پھر پوچھا اہل بصرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا حسن بصری اور ابن سیرین۔ اس نے دریافت کیا کہ یہ غلام ہیں یا عربی؟ میں نے بتایا غلام ہیں۔ پھر پوچھا کوفہ میں کون ہے؟ میں عرض کی ابراہیم نخعی پوچھا وہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے بتایا عربی ہیں۔ کہنے لگا میری تو جان کھل رہی ہے سب علمائے دین کو غیر عربی ہی بتا رہا ہے صرف ایک عربی ہے۔

بلال الحبشی العبد لفاق نفی
احرار صید قریب صفوة العرب
غدا ابو لهب یرمی الی لهب
فیه غدت حطباً حمالة الحطب

”تقویٰ میں شہرت حاصل کرو اگر تم شہرت یافتہ ہونا چاہتے ہو تمہیں خالص نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ (سیدنا) بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر تقویٰ سے فائق تھے۔ تمام آزاد خالص عربی قریشیوں سے ابوہلب جہنم میں پھینکا جائیگا اور اس کی بیوی ایندھن کا گٹھا اٹھائے جہنم کا ایندھن بنے گی۔

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

امام صاحب پر شیعہ نسبی لحاظ سے خوب طعن و تشنیع کرتے ہیں انہیں خصوصیت سے اس مسئلہ پر غور و خوض کرنا چاہئے کیونکہ امام صاحب کا تقویٰ و شرافت علمی ضرب المثل ہے۔ امام الموفق نے فرمایا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ شرافت اور بزرگی کی مثال تھے۔ آپ کی پاکدامنی اور بلند کرداری کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔

نعمان فی ابناء فارس فارس۔ للامد فی غاب المناقب فارس
العلم لو غدت الثریا بیتہ لا مستولہ من الثریا فارس
سبق الخیول عرابھا لکنہ سبق العراب اذا تحارب داحس
بادارمنا من دارس علمہ۔ فی عمرہ وهو الرفات الدارس

حضرت نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ اہل فارس میں سے بازی لے جانے والے ہیں۔ مناقب کے جنگل کے شیر ہیں اور شیریں بادشاہ ہوتا ہے۔ اگر علم کا گھر ثریا ہو تو فارس کے نوجوان اسے ثریا کی بلندیوں سے اتار لائیں گے۔ عربی نوجوان میدان جہاد میں دنیا بھر کے شہسواروں سے بازی جیت گئے۔ جب داحس کی جنگ لڑی گئی تو عربی نوجوان ہی فتح یاب ہوئے۔ مگر علمی میدان میں اہل فارس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکا۔ جو شخص اپنے علم کو اپنی زندگی میں ضائع کر دیتا ہے وہ حقیقت میں ریزہ ریزہ ہو کر مٹ جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ شرافت علمی و تقویٰ کا مقابلہ کوئی نسب نہیں کر سکتا سوائے سادات کرام کے وہ ایک خصوصیت علیحدہ ہے جو نبوت کے تعلق سے خدا داد و مرتبہ ہے۔ نسب کے بارے میں فقیر کے رسائل ”قوی فخر“ اور ”عظمت سادات“ کا مطالعہ فرمائیے۔

مولانا عبدالاحد صدیقی (لاہور) کے گھر محفل میلاد شریف

حضور فیض ملت منسرا عظم پاکستان قدس سرہ کے شاگرد و مرید مولانا عبدالاحد صدیقی کے گھر یاغبان پورہ لاہور میں مورخہ ۲۴ اپریل اتوار بعد نماز مغرب تا عشاء محفل میلاد شریف کی تقریب منعقد ہوئی جس میں خصوصی خطاب جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی نے فرمایا لاہور و قریب و جوار کے علماء کرام نے شرکت کی۔

اذان اور اس کے چند ضروری مسائل

افاضات: حضور فیض ملت منسرا عظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی قدس سرہ العزیز

اذان کی ابتداء

احادیث مبارکہ میں ہے کہ اذان کا آغاز مدینہ منورہ میں ہوا لیکن امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی شب معراج اسراپردہ عزت میں حاضری ہوئی جو کہ کبریائے حق کا محل خاص تھا۔ وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ فرشتہ کون ہے۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کی قسم اُس خدائے ذوالجلال کی جس نے آپ (ﷺ) کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بارگاہ رب العزت میں سب سے زیادہ مقرب بندہ میں ہوں مگر میں نے اس فرشتہ کو اس ساعت سے پہلے جب سے مجھے پیدا کیا ہے نہیں دیکھا۔ پھر اس فرشتہ نے کہا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ پردہ جلال کے پیچھے سے آواز آئی میرے بندے تو نے سچ کہا میں اکبر ہوں۔ اس کے بعد اذان کے بقیہ کلمات کو بیان کیا۔ تحقیق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے شب معراج میں اذان کے کلمات کو سنا لیکن حکم نہ ہوا کہ ان کلمات اذان کو نماز کیلئے کہا جائے۔ حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں بغیر اذان کے نماز ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے اور یہاں اس بارے میں صحابہ کرام سے مشورہ کیا بعض نے اذان کو خواب میں سنا تو اس پر وحی آئی کہ ان کلمات کو جو آسمان پر تھے زمین پر ان کو اختیار کرو۔ (مدارج النبوۃ)

اسلام کا پہلا مؤذن: ان کے علاوہ اذان کے متعلق اور کلمات بھی وارد ہیں علامہ عینی نے شرح بخاری اور علامہ حلبی نے اپنی سیرۃ میں جمع فرمائے ان سب کا خیال یہی ہے کہ اذان کی ابتداء پر سب سے پہلے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ انتخاب نبی کریم ﷺ کا اپنا ہے۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا خواب سنایا تو حضور ﷺ نے فرمایا انا ہا

لَرْوَبَا حَقِّ اَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَالْفَ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤْذِنْ بِهٖ فَاِنَّهٗ اَنْدَى وَفِي رِوَايَةٍ اَحَدُ صَوَاقِ مَنَلِكٍ اَيِ اَعْلَى وَاَرْفَعُ وَقَبْلَ اَحْسَنُ وَاَعْزَ (سيرة طحی) یہ خواب ان شاء اللہ تعالیٰ سچا ہے یہی کلمات (حضرت) بلال ؓ کو سکھا دو یہی اذان پڑھیں کیونکہ تم میں سے اُوٹھی آواز والے ہیں بعض نے ان کا معنی اچھی اور پیاری آواز لیا ہے۔ علامہ طحی نے فرمایا ہے یہ معانی یہاں پر موزون ہیں اس سے ثابت ہوا اسلام میں سب سے پہلے مؤذن حضرت بلال ؓ ہی ہیں۔

سوال : بعض روایات میں ہے کہ سب سے پہلے مؤذن حضرت عبداللہ بن زید ؓ ہیں۔ اس کا ذکر امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے

جواب : سیرۃ طحی میں فرمایا ہے کہ یہ اذیت اضافی ہے اس لیے اذان کے کلمات سب سے پہلے حضرت عبداللہ ؓ نے پڑھے اور انہیں بصورت اذان حضرت بلال ؓ نے ادا کیا۔ اس لیے ان دونوں بیانات میں کوئی منافات نہیں۔ سب سے پہلے اذان صبح کے وقت جب حضرت بلال ؓ نے سنا تو خوشی سے دوڑتے ہوئے مسجد نبوی ﷺ میں پہنچے۔

فجر میں الصلاة خیر من النوم

شیعہ کہتے کہ یہ اضافہ حضرت عمر ؓ کا ہے۔ یہ غلط ہے کیونکہ یہی کلمات حضرت بلال ؓ کے پڑھائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اذان کے بعد نماز کے وقت حضرت بلال ؓ حضور ﷺ کو "الصلاة الصلاة" کہہ کر بلا تے۔ ایک صبح کو کہا "الصلاة خیر من النوم" جب جواب ملا کہ حضور ﷺ آرام فرما میں۔ انہوں نے اسے جبر سے پڑھا (سیرۃ طحی)

حضرت بلال ؓ کا بطور مؤذن انتخاب کیوں

کتب سیر کے مطالعہ والوں کو معلوم ہے کہ خصوصیت سے اہم اعلانات حضرت بلال ؓ کے ذمہ تھے۔ چنانچہ سیرۃ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والوں کو معلوم ہے کہ جب حضور سرور عالم ﷺ نے کسی قسم کا اعلان کرنا چاہا تو اس خدمت کی سرانجامی حضرت بلال ؓ نے دی۔ تفصیل دیکھنے فقیر کی تصنیف "سیرت بلال"

مؤذن کی حیثیت سے تقرر

مکہ شریف سے ہجرت کے بعد حضور ﷺ نے حضرت بلال ؓ کا ایک خاص خدمت کے لئے انتخاب کیا۔ یہ منورہ میں حالات مکہ سے گئیں بدلے ہوئے تھے۔ یہاں مکہ کی سی بے بسی اور مجبوری نہ تھی۔ بنیادی اصولوں کی تدوین شروع ہو گئی۔ مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ عبادت کو ایک خاص شکل دی گئی۔ نماز کے لئے منادی کا ذریعہ اذان قرار پایا۔ اذان و چنے پر مامور ہونا کوئی معمولی شرف نہ تھا اور حضور ﷺ نے یہ شرف حضرت بلال ؓ ہی کو عطا فرمایا۔ اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ حضرت

جلال ﷺ کی آواز نہایت جاذب اور دلکش ہونے کے علاوہ بہت بلند تھی جب وہ اذان دیتے اور جہاں جہاں تک آواز پہنچتی لوگ بے اختیار اپنے کام کاج چھوڑ کر اذان سننے لگ جاتے (طبقات ابن سعد قسم اول جز ثالث) میں تو یہاں تک روایت ہے کہ مردہ عورتیں اور بچے گویا کشاں کشاں ان کے پاس پہنچنے اور ان کے گرد جمع ہونے لگتے اس کے بعد آستانہ نبوت پر جا کر بصدادب و احترام ”حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح“ کہتے۔ حضور ﷺ تشریف لاتے اور نگیر کے بعد نماز ہو جاتی۔

اذان کا آغاز: اذان کی مشروعیت سے پہلے ”الصلاة جامعة“ سے پکارا جاتا (یہ الفاظ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ پکارتے تھے) اور اذان کا آغاز مدینہ طیبہ ۱ھ یا ۲ھ میں کیا۔ مشہور یہ ہے کہ تعین نماز کے لئے حضور ﷺ نے مسلمانوں سے مشورہ فرمایا جس کی تفصیل حدیث شریف میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ اس کی کون سی صورت اختیار کی جائے۔ کسی نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا جیسا کہ نصاریٰ نماز کے لئے بجاتے ہیں۔ کسی نے کہا یہودی طرح سینک بھونکا جائے۔ کسی نے کہا کہ کسی بلند جگہ پر آگ روشن کرنی چاہئے۔ اس پر عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ (جنہیں صاحب الاذان کہا جاتا ہے) نے خواب میں دیکھا کہ ایک مرد آسمان سے نیچے اتر آئے۔ اُس کے ہاتھ میں ناقوس تھا۔ آپ نے اُس سے کہا کہ ”اے بندہ خدا سے بیچے ہو“۔ اُس نے پوچھا تم اسے کیا کرو گے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس سے نماز کے لیے لوگوں کو بلاؤں گا۔ اس نے کہا کہ میں تمہیں اس سے بہتر چیز سکھاتا ہوں۔ تو اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر آخر تک مخصوص کیفیت کے ساتھ سکھایا اسی طرح اقامت بھی سکھائی۔ جب انہوں نے صبح کی تو اپنا خواب حضور اکرم ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ربنا حق ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جاؤ (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کو یہ کلمات بتاؤ اس لئے کہ ان کی آواز بلند تر نرم تر شیریں تر ہے۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز سنی تو دوڑتے ہوئے اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے بھی وہی کلمہ دیکھا ہے جو عبد اللہ بن زید نے بیان کیا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اللہ الحمد اگر ایسے ہی ہے تو ان دونوں خوابوں میں موافقت پر اللہ تعالیٰ ہی کو حمد ہے کہ اس نے اپنی طرف سے الہام فرمایا اور صدق و صواب کا راستہ بتایا۔ بعض روایت کرتے ہیں کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی یہی خواب دیکھا۔ امام غزالی نے لکھا ہے کہ وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دیکھا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ چودہ صحابہ نے دیکھا تھا۔ جن میں سے سات صحابہ انصار میں سے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت ﷺ میں آئے تو جواب دینے میں تاخیر فرمائی کیونکہ اس سے قبل اس کی وحی آ رہی تھی۔

ہماری اس تقریر بالا سے شیعہ کا اعتراض رفع ہو گیا وہ کہتے ہیں کہ اہل سنت کی اذان خواب عمر رضی اللہ عنہ سے مشروع ہوئی۔

ہم کہتے ہیں کہ اس کی ابتدا تو شب معراج ہو چکی تھی اس کے بعد پھر خود حضرت عمرؓ کو فرمایا "سبقتك الوحی" (فتح الباری) تم سے پہلے وحی آچکی ہے اس میں تو حضرت عمرؓ کی فضیلت کا پہلو نکلتا ہے کہ ان کے خواب کی تائید خود اللہ تعالیٰ نے فرمادی اور رسول اکرم ﷺ نے بھی تصدیق فرمائی تو اذان شریعت قول اللہ قول رسول اللہ ﷺ سے ہوئی بلکہ صحابہ و تابعین و علمائے راہین نے اس کی شریعت کا استدلال آیت قرآنی اذ انذرتهم لعلهم یذکرون سے ہوئی بلکہ کیا، چنانچہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اذان کی فریضیت اس آیت سے ہوئی امام تہہری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اذان کا ذکر فرمایا (و غیرہ وغیرہ)

اذان کے دنیوی فوائد

اذان نہ صرف عبادت کا ایک اعلان ہے بلکہ اس میں دینی، دنیوی، اخروی فوائد بھی ہیں۔ فقیر نے دینی و اخروی فوائد پہلے عرض کر دیئے ہیں اب دنیوی فوائد بھی عرض کرتا ہوں۔

(۱) نومولود بچے کے کان میں اذان

اس کا قاعدہ یہ ہوا کہ بچہ دنیا میں نیا آیا ہے اس کی روح کو وحشت سی محسوس ہوتی ہے کہ عالم ارواح سے آیا ہے تا معلوم اس میں کیا بنتا ہے۔ ہم نے اذان سے خبر دی ہے کہ عالم ارواح میں بھی نبی پاک محمد عربیؐ کا راج تھا تو یہاں بھی۔ اسی لئے کہ

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم حیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم حیرے ہیں

فائدہ: اس خوش کے علاوہ اسے شیطان بھی ستا رہا ہوتا ہے اسی لئے بچہ چیخا مچلا تا ہے تو ہم نے اسے اذان سنا کر ایک طرف شیطان کو بھگا دیا دوسرے طرف اسے دامن مصطفیٰ ﷺ سے وابستہ کر دیا۔

لطیفہ: بد مذہب یعنی اویان باطلہ کو ہم نے چیلنج کر رکھا ہے کہ اسلام کی حقانیت کے دلائل میں سے ایک دلیل بچے کے کان میں اذان پڑھنا بھی ہے کہ اگرچہ اس وقت انجان ہے لیکن اذان سنتے ہی اسے سکون مل جاتا ہے۔ ہم نے کہا یہ نسخہ صرف اسلام میں ہے کہ انجان بچے کو اذان سے سکون و قرار ملتا ہے کہ اسلام کی حقانیت کی دلیل اس لئے ہے کہ المولود یولد علی فطرة الاسلام فابواه یہود دانہ او مجسانہ او نصرانہ یعنی ہر بچہ فطرت اسلام پر ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ چاہے اسے یہودی بنائیں یا نصرانی یا مجوسی۔

بچے کے کان میں اذان کے مسبب سکون دینے نے ثابت کر دیا کہ اسلام فطری مذہب اور سبکی حق ہے۔

(۲) کہیں آگ لگی ہو اذان پڑھنے سے آگ بجھ جائے گی۔

(۳) جنگ میں اذان پڑھی جائے فتح ہوگی۔

(۴) جنات کا کہیں غلبہ ہو تو اذان پڑھنے سے جنات بھاگ جائیں گے۔

(۵) غزوہ کے کان میں اذان دی جائے، غم سے تسکین ملے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جبریل علیہ السلام نے اذان سنائی جب وہ مغموم بیٹھے تھے۔

(۶) غصہ والے کے کان میں دینے غصہ دور ہوتا ہے۔

(۷) راستہ بھول جانے پر اذان دی جائے تو راستہ مل جاتا ہے یا رہبر۔

(۸) مرگی والے کے پاس اس کے کان میں اذان دی جائے۔

(۹) قبر پر میت کو دفنانے کے بعد اذان دینا (درمختار)

ان کے علاوہ وہاں طاعون و دیگر بے شمار مواقع ہیں۔

یہ مضمون حضور مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث فیض ملت قدس سرہ کی تصنیف فیض الجاری شرح بخاری بحساب الاذان سے لیا گیا ہے۔

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ مجاز حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین درگاہ عالیہ واحدیہ نقشبندیہ میا نوالی کی محترمہ والدہ ماجدہ ۳۳ جمادی الآخر بروز جمعرات اللہ کو پیاری ہوئیں۔ شام چھ بجے ان کا جنازہ مرکزی عید گاہ میں پڑھایا گیا میا نوالی میں بہت بڑا جنازہ تھا۔ دوسرے روز بروز جمعہ المبارک آستانہ عالیہ غوثیہ واحدیہ مدرسہ فیض العلوم میا نوالی قس شریف کا ختم تھا بھرگوٹہ مفسر اعظم پاکستان محمد فیاض احمد اویسی (بہاولپور شریف) نے دعا کرائی۔

(محمد خالد اویسی میا نوالی)

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے بہت ہی پیارے عقیدت مند محترم حاجی سجاد حسین سعیدی کھوکھر ملتان کی محترمہ والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔ (ادارہ)

خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

از حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد ایسی رضوی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ والصلوة والسلام علیٰ رسولہ الکریم

اصابع دور حاضرہ میں دینی عقائد و معاللات اختلافات کی نذر ہو رہے ہیں آئے روز نئے نئے فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ صدیوں سے جن عقائد پر امت مسلمہ کا اتفاق و اتحاد تھا آج ان میں ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اختلاف پیدا کیا جا رہا ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بلا فصل ہیں اور افضل البشر بعد الانبیاء بالتقیق کا اعزاز انہیں حاصل ہے۔ دور حاضرہ میں ظاہری و باطنی خلافت کا نیا فتنہ سر اٹھا رہا ہے اس فتنہ میں اچھے بھلے اہل علم و جہاد ہو رہے ہیں بلکہ اس پر غصہ کرتا ہوں لکھی جا رہی ہیں فقیر اپنے اہلسنت علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ آپ اس فتنہ کا حصہ نہ بنیں یہ آپ کے حق میں بہتر نہیں ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ظاہری و باطنی شرعی و روحانی اعتبار سے خلیفہ اول ہیں یہ ظاہری و باطنی والی اصطلاح روافض شیعوں کی من گھڑت ہے۔ حضرت مولا کائنات سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم بلا شک و شبہ باب مدیۃ العلم ہیں مرکز ولایت ہیں انہوں نے دل و جان سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ظاہری و باطنی شرعی و روحانی خلیفہ اول تسلیم کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ دلائل و فقیر نے اپنی کتاب ”حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اول“ میں عرض کر دیے ہیں یہاں ۲۲ جمادی الآخر کو آپ کے سال باکمال کی مناسبت سے چند دلائل عرض کئے دیتا ہوں۔

اہلسنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بعد الانبیاء (علیٰ نبینا علیہم السلام) تمام انسانوں سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

قرآن مجید: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَسَيَجْعَلُهَا لَاتُفَى الَّذِي يُوْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى ط

اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگارہ جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستر ہو۔ (کنز الایمان)

شان نزول: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو امیہ بن خلف سے بہت گراں قیمت پر خرید کر

آزاد کرو یا تو کفار اور مشرکین کو حیرت ہوئی کہ ایسا کیونکر ہوا؟ یقیناً بال جبر ہی ﷺ کا ابو بکر صدیقؓ پر کوئی احسان ہو گا جس کا بدلہ دینے کے لئے یہ صورت اختیار کی گئی ہے خدا و جبر کریم نے قرآن پاک میں یہ اعلان فرمایا کہ صدیق اکبرؓ کی یہ قربانی اور ایثار محض میری رضا کے لئے ہے کسی کا بدلہ نہیں۔ (خزانة العرفان لصدرا لافاضل نعیم الدین مراد آبادی قدس سرہ)

فائدہ: علامہ ابن الجوزی ابن حجر عسقلانی امام بزاز علامہ سیوطی ابن جریر امام فخر الدین رازی رحمہم اللہ عظیم فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد ۸)

الفضلیت سیدنا صدیق اکبرؓ

قطع نظر شان نزول اور اقوال مفسرین کے یہ آیت ہی سیدنا صدیق اکبرؓ کی الفضلیت کے ثبوت کے لیے کافی ہے اس لئے کہ یہ آیت کریمہ مکہ اور ابتدائی دور کی ہے اور ابتدائی دور میں سب سے زیادہ مال و دولت راجع خدا میں لٹانے والے سیدنا ابو بکر صدیقؓ کے سوا کوئی اور نہ تھا سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اگرچہ سابق الاسلام ہیں لیکن ایک تو بچپن کی وجہ سے ان کے لیے مال خرچ کرنے کا کوئی معنی نہیں۔ دوسرے وہ خود صاحب مال نہ تھے کیونکہ آپ بچپن میں حضور (ﷺ) کے فرزند تھے۔

فضائل از احادیث مبارکہ

☆ حضور نبی پاک (ﷺ) نے فرمایا:

لو وزن ایمان ابی بکر الصديق (رضی اللہ عنہ) بایمان جميع المؤمنين لرجع ایمانه۔
(الصواعق المحرقة ابن حجر)

اگر تمام مومنین کے ایمان کے مقابلے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ (رضی اللہ عنہ) کا ایمان تو لا جائے تو آپ کے ایمان کا وزن زیادہ ہوگا۔

☆ حضور پُر نور شافعِ یوم النشور (ﷺ) نے فرمایا:

ابوبکر خیر الناس الا ان يكون بنی۔ (صواعق المحرقة)

ابو بکر انبیاء کے سوا باقی سب لوگوں سے بہتر ہیں۔

☆ اور فرمایا نبی کریم (ﷺ) نے:

لا ینحی لقوم فیہم ابوبکر ان یؤمہم غیرہ (ترمذی)

”کسی گروہ میں ابو بکر کے ہوتے ہوئے کسی کو امام بننا مناسب نہیں“

بلا رحمت للعالمین (ﷺ) سے سب سے زیادہ فیض پانے والے آپ ہی ہیں۔ اسی لئے ارشاد ہوا

ما صاب اللہ فی صدی الا صیئہ فی صدر ابی بکر۔

(حقائق و معارف میں سے) جو کچھ بھی اللہ نے میرے سینہ میں ڈالا میں نے صدیق اکبر ﷺ کے سینہ میں ڈال دیا۔

غلام یہ کہ حضرت صدیق اکبر ﷺ نے حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کو سب سے زیادہ قریب سے دیکھا اور سب سے زیادہ صحبت کا شرف حاصل کیا اور سب سے زیادہ جانا۔ سب سے زیادہ جان و مال آل و اولاد قربان کیے اس لئے آپ سب سے زیادہ افضل اور خلیفہ بلا فصل ہیں۔

عادات و خصائل: آپ حضور (ﷺ) کی عادات و خصائل کے نمونہ تھے۔ چند عادات و خصائل ملاحظہ ہوں۔

ہجرت حبیب خدا (ﷺ): ہجرت رسول اللہ (ﷺ) کی رفاقت ایک اہم منصب ہے جو صرف اور صرف حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کے حصہ میں آیا سید الانبیاء والمرسلین (ﷺ) کو ملتہ جھوڑ کر مدینہ منورہ ہجرت کے لئے حکم خداوندی ہوا آپ نے دریافت کیا کہ ہجرت کے سفر میں میرا ساتھی اور رفیق کون ہوگا حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کو آپ کی ہر اسی کے لئے پسند فرمایا۔

سفر ہجرت میں آپ کی ہم رکابی کوئی سیر و سیاحت نہ تھی جواں مردی، شجاعت بلکہ جاں نثاری کا مرحلہ تھا آپ نے ہجرت کا سامان خود فراہم کیا رسول اللہ (ﷺ) کی سواری کا بندوبست کیا عارث ثور میں قیام کے دوران عبد اللہ بن ابی بکر خمرگیری کرتے رہے۔ سیدہ اسماء بنت ابی بکر کھانا پینچاتی رہیں۔ عاصم بن فہرہ کے ذمہ بکریوں کا تازہ دودھ پہنچانا تھا۔ (شواہد النبوت، عبدالرحمن جامی)

فائدہ: قطع نظر دیگر دلائل خلافت بلا فصل برائے صدیق اکبر ﷺ کی ہجرت کی گھڑیاں بتاتی ہیں کہ جو لحد بھرنہوت کی صحبت پالے وہ تمام اولیاء سے افضل ہے پھر جس نے زندگی کے یہ لحات پارکا حضور ﷺ میں گزارے وہ کیوں نہ تمام صحابہ کرام سے افضل ہو۔

شب ہجرت میں ہمت: جب محبوب رب العالمین (ﷺ) حکم الہی سے ہجرت کے لئے روانہ ہوئے تو آپ سیدنا صدیق اکبر ﷺ کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کو حکم الہی جل جلالہ کے مطابق روانگی کے پروگرام سے مطلع فرمایا سیدنا ابو بکر صدیق ﷺ فوراً چل پڑے پروگرام کے مطابق روانہ ہو کر عارث ثور میں قیام فرمایا ہوتا تھا کچھ دور اوپر چڑھائی تک محبوب اکرم (ﷺ) خود چڑھائی کے لیے تشریف لے گئے مگر آپ کے مبارک پاؤں درم زدہ ہو گئے۔

آپ چلنے سے یعنی پہاڑ پر چڑھنے سے رک گئے تو سیدنا صدیق اکبر ﷺ بیٹھ گئے اور عرض کی حضور آپ میرے کانٹوں

پر سوار ہو جائیں میں اٹھا کر آپ کو لے چلوں گا۔

حضور رحمت للعالمین (ﷺ) حضرت صدیق (ؓ) کے کاندھوں پر بیٹھ گئے اور وہ بلندی کا باقی سربا آسان چڑھ گئے اور غار ثور میں قیام فرمایا۔ (بخاری، تاریخ الخلفاء)

فائدہ: جو خوش نصیب مسلمان سعادت حج سے بہرہ ور ہو چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ غار ثور میں پہنچنے کے لئے پورے تین میل بلندی پر جانا پڑتا ہے۔ بڑے بڑے طاقتور اور کڑیل جوان اور عشاق ہی اس پر چڑھ سکتے ہیں ورنہ نیچے سے بلندی دیکھ کر پتھر پانی ہو جاتا ہے۔ مگر قربان جائیں اس ہیکر عشق و مستی پر جس نے نہ صرف خود بلندی کو عبور کیا بلکہ امام الانبیاء والمرسلین سید العالمین رحمۃ اللعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اٹھا کر اس گراں قدر بلندی کو طے کیا۔

غار ثور: فقیر کو فقہاء سمیت صبح شٹلے غار ثور شریف میں حاضری کے لیے اوپر چڑھنے کا موقع نصیب ہوا ہاں وجودیکہ اب عشاق نے کنکریاں پٹا کر اوپر جانے کے لئے آسانیاں بنائی ہیں لیکن ہم کئی بار جگہ جگہ بیٹھے اور پانی ساتھ تھا کئی بار پیا۔ واپس لوٹے تو بخار کا شکار ہو گئے لیکن وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ جس نے محبوب کریم (ﷺ) کو کاندھوں پر اٹھا کر غار مبارک تک پہنچایا ان کی ہمت پر لاکھوں سلام نہ پڑھیں تو کیا کریں۔

ان چند فضائل کے بیان کے بعد فقیر آپ کی خلافت بلا فصل (ظاہر و باطنی) کے دلائل عرض کرتا ہے۔

خلافت بلا فصل کے چند مختصر دلائل

- (۱) معراج کی رات رفیق نبوت نے صاحب نبوت کو بلا یا اور ہجرت کی رات صاحب نبوت نے رفیق نبوت کو بلا یا۔
- (۲) معراج کی رات جو حضور اقدس ﷺ کا رفیق ٹھہرا وہ بھی ملائکہ کا سردار تھا اور ہجرت کی رات جسے شرف رفاقت نصیب ہوا وہ بھی صحابہ کا سردار ٹھہرا۔
- (۳) معراج کا رفیق منزل مقصود تک نہ جا سکا راستے میں ٹھہر گیا لیکن ہجرت کے رفیق نے نہ غار میں چھوڑا نہ حرا میں نہ غلہ بریں میں۔

(۴) معراج میں رفیق نبوت اور صاحب نبوت کے مابین ہم کلامی اور راہ و نیاز کی باتوں کے تذکرے سے قرآن مجید خاموش ہے، لیکن ہجرت کے رفیق کے اسرار و معارف کا تذکرہ خدا تعالیٰ نے واضح لفظوں میں کر دیا۔

(۵) شب معراج رفیق نبوت کو حکم ہوتا ہے کہ صاحب نبوت کو بلا کر لے آؤ۔ اور ہجرت کی شب صاحب نبوت کو یہ حکم ہوتا ہے کہ رفیق نبوت کو بلا کر لے آؤ۔

(۶) شب ہجرت جو بستر پر سوئے تھے وہ مخلوق کی امانت کے پہرہ دار تھے اور جو صیپ کبریا ﷺ کے ساتھ گئے وہ خالق کی

(۱۳) آپ کے تلمیذی مساعی سے ابو سعیدہ ابن الجراح، طلحہ بن عبد اللہ، سعد بن ابی وقاص، عثمان ابن عفان اور عبد الرحمن بن عوف جیسے علیل القدر صحابہ حلقہٴ یموش اسلام ہونے پر مجبور ہو گئے۔

یہ حضرات ملت اسلامیہ کے لیے فوالادی ستون ثابت ہوئے۔ ان حضرات کی خدمات جلیل تاریخ اسلام کا ایک روشن باب اور دین کی عزیز ترین متاع ہیں۔

(۱۵) حضور نبی کریم (ﷺ) کی مبارک زندگی میں ابو بکر سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) نے مسجد نبوی میں (کم و بیش ۷۱ نمازیں) امامت کے فرائض بھی سرانجام دیئے ہیں۔ یہ ایسا شرف ہے جو صحابہ کرام میں سے کسی اور کو حاصل نہیں ہوا۔ البتہ ایک بزرگ صحابی عبدالرحمن بن عوف (رضی اللہ عنہ) نے سفر میں نماز پر حائی تھی اور حضور نبی کریم (ﷺ) بھی بعد میں شامل ہو گئے تھے۔

فائدہ: سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کو خصوصیت سے امامت کا خود آپ نے فرمایا اور ایک نماز ان کے پیچھے پڑھی بھی۔

(نسائی)

(۱۶) ایک عورت آقا (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ میں گفتگو کی۔ رسول اللہ (ﷺ) نے اسے کسی بات کا حکم فرمایا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ اگر میں کسی وقت آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں۔ تو آپ نے فرمایا ابو بکر کے پاس چلی جانا۔ (ترمذی)

فائدہ: یہ صرف اس عورت کے لیے حکم نہ تھا بلکہ جملہ صحابہ کرام کو بھی حکم فرمایا جس پر صحابہ و اہل بیت نے عمل کر دکھایا۔

(۱۷) حدیبیہ کے موقع پر قریش نے عروہ بن مسعود ثقفی کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا اس نے دوران گفتگو حضور (ﷺ) سے کہیں یہ کہہ دیا

انی واللہ لاری وجوہا وانی لاری استواہا من الناس خلیقا ان یفر و یدعوا
میں واللہ بہت سے چہرے دیکھ رہا ہوں اور ملے چلے خون مختلف قسم کے لوگوں کے دیکھ رہا ہوں جو فطرت کے تقاضے کے مطابق جہیں چھوڑ کر بھاگ جائینگے۔

حضرت صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) اس مستافی کو برداشت نہ کر سکے فوراً بولے۔

امصص بظفر اللات الحن نفر عنه و ندعه۔
توالت کی شرگاہ چوس، کیا ہم حضور کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔
یہ عرب کے نزدیک سخت گالی ہے مگر غیرت عشق نے مستحق کے لیے اسی انداز کو مناسب جانا۔

(۱۸) جنگ بدر میں آپ کے صاحبزادے عبدالرحمن مخالف فوج میں تھے بعد میں مسلمان ہوئے تو ایک بار عرض کرنے لگے ابا جان آپ بدر میں کئی دفعہ میری تلوار زد میں آ گئے تھے میں نے باپ سمجھ کر چھوڑ دیا عاشق صادق نے جواب دیا، بیٹا تو اگر ایک بار بھی میری زد میں آ جاتا، ہرگز نہ چھوڑتا۔

فائدہ: یہ دولت عشق ہے جس سے واقف حصہ سیدنا صدیق اکبر ؓ نے پایا۔

یہ چند سطور صرف اہل دل کے لیے عرض کر دی ہیں ورنہ صدیق اکبر ؓ کے کمالات اتنے ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔

فقیر نے بطور تبرک چند فضائل و کمالات کے ساتھ اپنے مضمون کو مزین کیا ہے ورنہ آپ کی خلافت بلا فصل کے دلائل شمار سے باہر ہیں فقیر کی سخی برادری سے اپیل ہے کہ ظاہر و باطنی اور روحانی سیاسی خلافت کے چکر میں نہ آئیں۔ یہ چکر باز ہر دور میں اپنا رنگ بدلتے رہتے ہیں ہمیں اپنے اسلاف بالخصوص اس صدی کے مجدد و رحق العظمیٰ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ و الرضوان کی تحقیقات کے مطابق اپنے عقائد و نظریات رکھنے چاہیے اس میں ہم سب کی نجات ہے۔

مدینے کا بھکاری

الافتقر التادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

یوم سیدنا صدیق اکبر ؓ

۱۵ جمادی الآخر ۱۴۳۲ھ کو بعد نماز عصر تا مغرب حضور مفسر عظیم پاکستان فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار واقع جامعہ اوسبہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں خلیفہ بلا فصل الفضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر ؓ کے وصال با کمال کے موقع پر ماہانہ ختم غوثیہ شریف کی تقریب منعقد ہوگی فخر السادات حضرت علامہ قبلہ سید پیر ظفر علی شاہ صاحب مہر وی مدظلہ (مدرسہ غوثیہ لودھراں) کا خصوصی خطاب ہوگا۔ اہل محبت سے شرکت کی اپیل ہے۔

ماہ جُمادیٰ الاخریٰ اور اہم شخصیات

صحیح لفظ اس مہینہ کا جُمادیٰ الآخر یا جُمادیٰ الاخریٰ ہے جمادی الثانی نہیں جیسا کہ عوام میں مشہور ہے۔ ماہرین قمریات نے لکھا ہے کہ ثانی وہ ہوتا ہے جس کا ثالث ہو جب ثالث نہیں تو ثانی فحش غلطیوں میں شمار ہوگا۔ جمادیٰ بخارے ہے جس کے معنی ٹھہرے ہوئے اور جھے ہوئے برف کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان دنوں کا نام رکھتے وقت ایسا موسم تھا جس میں پانی جم جاتا تھا۔ اسی لیے پہلے کا نام ”جمادی الاولیٰ“ ٹھہرا، دوسرے کا جمادی الاخریٰ یا الآخر۔ فضائل الشہود و دیگر کتب میں مذکور ہے کہ اس مہینہ میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ بارہ رکعتیں نفل ادا کیا کرتے تھے اور بہت سے صحابہ کرام آخری عشرہ میں استقبال رجب المرجب کے لئے روزہ رکھا کرتے تھے۔ بزرگان دین سے مقتول ہے کہ اس مہینہ میں جو شخص چار رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بے شمار گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے ثلثمہ اعمال میں بہت سی نیکیاں داخل فرماتا ہے۔

اہم شخصیات: اس ماہ میں جن اہم شخصیتوں نے عالم قافی کو خیر باد کہہ کر عالم جاودانی کی طرف کوچ کیا۔ ان میں بعض کا مختصر تذکرہ اور بعض کا یوم وصال عرض کیا جاتا ہے۔

حضرت سید اسماء بنت ابوبکر صدیق، جمادی الآخر ۳۷ھ

حضرت امام تقی محمد جواد رضی اللہ عنہ ۲۶ جمادی الآخر ۲۲۰ھ

حضرت خواجہ ابوالحسن ابراہیم دہلوی، ۲۵ جمادی الآخر ۶۵۵ھ

حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی، ۹ جمادی الآخر

حضرت خواجہ محمد بابا ساسی، ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ

حضرت سعد الدین کاشغری، ۱۷ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ

حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی، ۲۷ جمادی الآخر

حضرت خواجہ باقی باللہ، ۲۵ جمادی الآخر

حضرت نئی سلطان باہو قادری (شورکوٹ) یکم جمادی الآخر

حضرت قبلہ سید غلام محی الدین بابو جی (گولڑہ شریف) ۲ جمادی الآخر

حضرت مولانا کفایت علی (روہما تحریک آزادی) ۳ جمادی الآخر

حضرت الشیخ عبدالحق محدث دہلوی ۶ جمادی الآخر

حضرت قادری محمد مصلح الدین قادری کراچی ۷ جمادی الآخر ۱۳۰۳ھ

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی ۱۲ جمادی الآخر

حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری بن حضرت صدرا الشریعہ مولانا امجد علی صاحب بہار شریعت ۱۸ جمادی الآخر

خليفة أول سيدنا ابوبكر صديق

محسن اعظم محبوب کبریٰ علیہ السلام بلا فصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ اللہ اللہ اس چودہ سو برس کے عرصہ میں کتنی کروڑ مرتبہ خطیبوں نے برسر منبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے "افضل البشر بعد الانبیاء یا التحقین" ہونے کا اعلان کیا اور رہتی دنیا تک کرتے رہیں گے۔ بیشمار آیات قرآنی سے آپ کے فضائل ثابت ہیں۔ ۳۱۶ احادیث نبویہ ایسی ہیں جن میں مخصوص نام کے ساتھ آپ کے مناقب بیان کئے گئے ہیں۔ اقوال صحابہ کرام و اہل بیت اطہار کا شمار نہیں جن میں آپ کی مقدس ہستی کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا یا رنار صاحب مزار کا اعزاز پایا۔

وفات: مورخین کا اتفاق ہے کہ رحمت مجسم نبی اکرم (ﷺ) کے صغیرہ خضریٰ شریف میں تشریف لے جانے کے بعد آپ صرف دو سال تین ماہ گیارہ روز تک دنیا میں موجود رہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر بیان کرتے ہیں فراق محبوب کا صدمہ آپ سے برداشت نہ ہو سکا۔ روز بروز اسی غم میں گھلتے گئے، بالکل نحیف اور کمزور ہو گئے۔ ۷ جمادی الآخریٰ کو غسل فرمایا سردی محسوس ہوئی پھر تجیز بخار ہو گیا۔ جب تک طبیعت نے اجازت دی مسجد نبوی شریف میں حاضری دیتے رہے لیکن جب شدت ضعف اور کمزوری نے غلبہ پایا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا اب نماز آپ پڑھایا کریں۔

۲۲ جمادی الآخریٰ ۱۳ھ مغرب اور عشاء کے درمیان واصل حق ہوئے۔ زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے غسل دیا۔ بیٹے عبدالرحمن پانی ڈالتے جاتے تھے۔ دو استمال شدہ اور ایک نئے کپڑے کو ملا کر افضل البشر بعد الانبیاء کو کفن دیا گیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عثمان، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کو آغوش رسالت ﷺ میں لٹا دیا۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) باقی امت محبوب کریم ﷺ کے قدموں کے مزے لیتے رہیں گے۔

حضرت امام محمد الغزالی

جہاد الاسلام حضرت امام محمد بن محمد الغزالی رضی اللہ عنہ ۳۵۰/۱۰۵۸ء کو قصبہ غزال میں پیدا ہوئے شب معراج حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت میدنا موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ گفتگو کرنے کے لیے حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ کو ساتویں آسمان پر طلب فرمایا۔ علم

تصوف میں آپ کی تصانیف یگانہ روزگار ہیں بالخصوص احیاء العلوم جسے تصوف میں انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت حاصل ہے۔ ۱۴ جمادی الآخرہ ۱۳۵۰ھ کو آپ کا وصال باکمال ہوا۔

امام جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فارسی زبان میں علم تصوف کی عظیم الشان مقبول ترین کتاب مشنوی مولوی ومعنوی تحریر فرمائی جو اہل معاشرت کے نزدیک شریعت و طریقت کے رموز و اسرار کا پیش بہا خزانہ ہے۔ آپ کا وصال ۵ جمادی الآخرہ ۷۷۲ھ کو ہوا۔

حضرت مولانا شاہ نیاز احمد چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ

آپ ۱۳۷۲ھ کو سرہند شریف میں پیدا ہوئے تعلیم کے لئے فخر جہاں حضرت خواجہ فخر الدین دہلوی کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے سترہ سال کی قلیل عمر میں تمام علومِ دثون میں ماہر و یکتا بنا دیا۔ بیعت ہونے کے بعد ہائے فیوضات کی طرف رجوع کیا۔ مجاہدات و عبادات شاقہ میں کمال حاصل کر کے فرقہٴ خلافت پر پناہ اور اپنے مرشد کے حکم سے تاجدار بریلی بن کر خلقِ خدا کی خدمات سرانجام دینے لگے۔ برسوں ذکرِ الہی سے ویران دلوں کو آباد کرتے رہے۔ سماع سے دلی شغف تھا اور دو فارسی میں آپ کا ”دیوانِ نیاز“ مستانِ ازل کے لئے نسخہٴ اکسیر سمجھا جاتا ہے۔ ۶ جمادی الآخرہ ۱۳۵۰ھ کو بریلی شریف (انڈیا) میں وفات پائی ان کا مزار زیارت گاہ مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کی ولادت عراق کے شہر ولایت میں ہوئی۔ تعلیم و تربیت کوفہ میں حاصل کی۔ آپ کا امام الائمہ سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے عظیم المرتبت شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ ہی کے توسط سے مذہبِ حنفی عالمگیر شہرت و مقبولیت اختیار کر گیا۔ آپ کے قلم سے لکھی ہوئی مستند و معتبر تصانیف آج بھی امت مسلمہ کو اسلامی نظام کی طرف دعوت دے رہی ہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو مستقل مسلک کے امام ہیں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ ۱۴ جمادی الآخرہ ۱۸۹ھ میں آپ فوت ہوئے مزار عالیہ ”رے“ میں ہے۔

ملک العلماء حضرت مولانا محمد ظفر الدین بھاری

آپ رسول پور میجر ضلع ناننہ (انڈیا) میں ۱۰ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ صبح صادق کے وقت ملک فشی محمد عبدالرزاق صاحب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا رحمہ اللہ کے شاگرد و رشید اور پیارے مرید و خلیفہ تھے۔ مرکز اہلسنت مدرسہ مظہر اسلام بریلی شریف کے قیام میں آپ نے زبردست کردار ادا فرمایا۔ ہندوستان کے ممتاز دینی مدارس میں آپ نے ۵۵ سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے ہزاروں جید تلامذہ تیار فرمائے۔ مختلف علوم

دفنوں پر آپ نے ستر کے قریب کتابیں تصنیف فرمائیں۔ ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۸۲ھ ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء شنبہ کوڈ کرجہ اللہ اللہ کرتے ہوئے وصال فرمایا۔ علاقہ بہار میں حضرت شاہ ارزاں رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے متصل شاہ گنج کے قبرستان میں آسودہ خاک ہوئے۔

بیہقی وقت مولانا منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

آپ استاذ العلماء پیر محمد شریف فیضی قدس سرہ کے گھر ۲ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۹ء بروز پیر بوقت صبح بمستی فیض آباد اوج شریف ضلع بہاولپور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قرآن پاک، فارسی، صرف، نحو، فقہ، اصول فقہ، منطق، مکتوٰۃ شریف اور جلالین تک اپنے والد ماجد سے پڑھیں۔ دورہ حدیث شریف کی سعادت حضور غزالی زماں احمد سعید کالمی نور اللہ مرقدہ کے پاس پڑھا اعلیٰ پایہ کے مدرس تھے۔ تقریر میں اپنا طاقی نہیں رکھتے تھے۔ محقق مصنف تھے آپ کی تصنیف ”مقام رسول“ تحقیق کی اعلیٰ شہکار ہے۔ یکم جمادی الآخر ۱۴۲۷ھ کو کراچی میں وصال ہوا۔ احمد پور شرقیہ بہاولپور میں اپنے عظیم والد گرامی کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔

حضور نبیؐ ملت قدس سرہ کی دعا سے مدینہ منورہ میں گھر کے

چوده افراد حاضر هيڻ

محترم محمد یعقوب مہک فلاور بہاولپور والے ہر جمعہ حضور فیض ملت قدم سرڈا کی خدمت میں گلاب کے پھولوں کا ہار پیش کرتے تھے آپ خوش ہو کر انہیں مدینہ منورہ کی حاضری کی دعا دیتے۔ مورخہ ۱۵ مارچ ۲۰۱۱ء کو محمد یعقوب صاحب نے مدینہ منورہ سے صاحبزادہ محمد فیاض احمد ایسی کو مدینہ منورہ فون کیا کہ اس وقت میں حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی مقبول دعاؤں کے صدقے مسجد نبوی شریف کے باہر باب البقیع، باب جبرائیل عین گنبد خضراء شریف کے سامنے حاضر ہوں وہ مجھے بہت یاد ہے جس میں شہد المہارک کے روز انہیں پھولوں ایک ہار پیش کرتا تھا انہوں نے میرے گھر کے ۱۳ چودہ افراد کو مدینہ منورہ کی حاضری عطا کرائی وہ بار بار کہتے کہ پھولوں کا ہار ایک پیش کرتا تھا دیزے گھر کے ۱۳ چودہ افراد کے دلوائے ہار گاہ رسالت مآب ﷺ میں ان کی طرف سے بار بار سلام عرض کرتا ہوں۔

بغداد شریف میں آج بڑی گیارویں شریف کی تقریب ہے حضور فیض

ملت کا ذکر ہو رہا ہے

۱۰ ربیع الثانی ۱۲۸۶ھ کو الحاج محمد عارف برکاتی (کراچی) نے فقیر محمد فیض احمد اسی کو فون کر کے بتایا کہ آج ہمارا برکاتی قافلہ شہنشاہ بغداد صیالاولیاء غوث الثقلین صیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہ النورانی کے دربار پر انوار میں حاضر ہے۔ دنیا کے بھر سے بہت سے عقیدت مند بارگاہ غوثیت میں بصد عجز و نیاز ہیں بغداد کا شہر بقیعہ نور بنا ہوا ہے۔ بڑی گیارویں شریف کی تقریبات نہایت ہی ادب و احترام سے منائی جا رہی ہیں ہم اس وقت سرکار غوث پاک کی جالیوں کے قریب قدمیں میں حاضر ہیں ہم میں سے بہت سارے احباب نے حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر جمیئر دیا تو اس وقت بارگاہ غوثیت میں ان کی یاد دہری ہے۔ میں نے فون کر کے آپ کو بتانا چاہا کہ بہاولپور میں سویا ہوا شہنشاہ بغداد علیہ السلام ان کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے۔

قافلے حضور فیض ملت کے مزار پر حاضر ہوئے

۳۔ ہجراتی الاخرہ ۹ راپرل ۲۰۱۱ء جمعہ المبارک کو سرگودھا سے محترم محمد صابر اویسی کی قیادت میں دعوت و ذکر کا قافلہ حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا۔ بعد نماز جمعہ سیرانی مسجد میں محفل ذکر ہوئی محترم محمد صابر اویسی نے ایسے رقت آمیز انداز میں ذکر کرایا کہ کئی زنگ آلود قلوب ذکر اللہ کی برکت سے منور ہوئے۔ بعد ازاں شاعر اہلسنت صوفی خلیل احمد خلیل فریدی نے محترم محمد یعقوب مہک فلاور بہاولپور والے کی مدیہ منورہ سے واپسی پر یاد مدیہ کے

حوالہ سے اپنا منظوم کلام پیش کر کے ماحول میں رقت کا سا بنا دیا۔ نماز جمعہ اور صلوٰۃ وسلام کے بعد حسب معمول قصیدہ بردہ شریف کا ورد کرتے ہوئے مزار حضور فیض ملت پر سیرانی مسجد کے مقتدی حاضر ہوئے ختم شریف پڑھا گیا اور جگر گوشہ فیض ملت محمد فیاض احمد اویسی نے دعا کرائی۔ سرگودھا سے دعوت ذکر کے کارکن خواجہ مسعود احمد اویسی نے بھی حاضری کا شرف پایا۔

۵ جمادی الآخر ۱۴۳۲ھ ہفتہ کو چک ۲۹۳ گ ب رجائہ (ٹوبہ) سے احباب طریقت قافلہ اویسیہ کی صورت میں حاضر ہو کر قصیدہ بردہ شریف کے ورد کے ساتھ مزار فیض ملت پر چادر پوشی کرائی ختم خواجگان پڑھا گیا۔

۷ جمادی الآخر ۱۱ اپریل ۲۰۱۱ء سوموار بعد نماز ظہر اہلسنت کے ممتاز عالم دین حضرت علامہ مولانا غلام نبی فخری صاحب کراچی اپنے صاحبزادگان کے ہمراہ حضور فیض ملت قدس سرہ کے مزار پر آئے فاتحہ خوانی اور صاحبزادگان سے تعزیت کی مولانا مفتی محمد متین نقشبندی اویسی بھی ہمراہ تھے۔

۷ جمادی الآخر ۱۱ اپریل ۲۰۱۱ء سوموار بعد نماز مغرب عالمی شہرت یافتہ ثناء خواں محترم الحاج محمد عمران قادری عطاری مزار فیض ملت پر حاضر ہوئے۔ سرائیکی زبان میں ثناء خوانی کی اور منقبت پڑھی اور فاتحہ خوانی کے بعد دعا ہوئی۔

مزار فیض ملت قدس سرہ پر ماہانہ ختم قادریہ شریف

۱۵ جمادی الآخر ۱۹ اپریل مزار فیض ملت پر ماہانہ ختم قادریہ کی تقریب ہوئی تلاوت کے بعد نعت شریف کی سعادت محترم محمد جنید رضا قادری (بہاولپور) کے حصہ میں آئی بعد ازاں اہلسنت کے نوجوان عالم دین حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی نے خطاب میں حضور فیض ملت قدس سرہ کی خدمت میں حصول تعلیم کے لیے گزار گئے حسین لمحات کا ذکر و الہانہ انداز سے کرتے ہوئے کہا کہ جب میں میانوالی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے بہت محبت فرمائی دورہ تفسیر القرآن کی کلاس میں سے مجھ پر بہت زیادہ شفقت فرماتے جب ہماری دستار بندی ہوئی تو میں نے دعا کا عرض کیا تو فرمانے لگے شاہ صاحب آپ کا نام میرے بیٹے پر ایسے لکھا ہوا ہے "جیسے مدینہ شریف" انہوں نے مزید کہا کہ حضور فیض ملت قدس سرہ نے مسلکی غیرت کے ساتھ کام کرنے کا ڈھنگ سکھایا ہے۔ صلح کلیت کے جراہیم سے ہمیشہ دور رہنے کی تاکید فرمائی۔ انہوں نے کہا میانوالی میں جامعہ واحدیہ فیض العلوم کو اہلسنت کی مرکزیت حیثیت حاصل ہے یہ سارے کام سارا کرم میرے مرید کریم کی نگاہ کا ہے۔ حضرت شاہ صاحب کے خطاب کا مرکزی نقطہ یہی تھا کہ "معتکوں کو سلطان بنایا میرے مکمل والے نے" اپنے خطاب میں انہوں نے شہنشاہ بغداد سید الاولیاء حضور غوث اعظم ؒ اور سلطان الفقیر حضرت سلطان بابو ؒ حضور سیدنا امام احمد رضا خان ؒ کے بڑے شہزادے حضرت حمید الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمہ

والرضوان کا ذکر خیر بھی کیا۔ آج کی تقریب کی غاض بات یہ تھی کہ حضور فیض مجسم مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے منظور نظر حجاز مقدس کے مبارک سفر میں خدمات سرانجام دینے والے میزبان حج و عمرہ پر لے جانے والوں میں معتبر نام کا رواں اسلامی (انٹرنیشنل) کراچی کے روح رواں الحاج محمد احمد قادری اویسی باوجود تکلیف کے کراچی سے قافلہ لٹکر آئے۔ علامہ عاشق مصطفیٰ قادری نے ختم قادریہ کا ورد کرایا اور بعد نماز مغرب لٹکر شریف پیش کیا گیا۔

☆ منیر احمد اویسی کے گھر (واقعہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور) محفل میلاد شریف کی تقریب بعد نماز مغرب تا مشاء منعقد ہوئی ماہانہ ختم قادریہ میں شریک ہونے والے بیرون شہر کے مہمانان کراچی کے لیے لٹکر شریف کا اہتمام کیا گیا۔

☆ یکم مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار کو لاہور کے محمد اویسی اویسی حمد یحییٰ نے مکہ مکرمہ سے فون کر کے بتایا کہ آج میں نے اپنے مرشد کریم حضور مفسر اعظم پاکستان فیض ملت قدس سرہ کے نام کا عمرہ کیا اور ان کی یادوں کو لٹکر سوائے طیبہ روانہ ہو رہا ہوں۔

☆ **مکمل قصیدہ بردہ شریف کا ورد ہوا :** ۲۷ جمادی الاولیٰ یکم مئی ۲۰۱۱ء بروز اتوار عصر تا مغرب الحاج علامہ حافظ عبدالکریم قادری فیض اویسی (بانی سبزواری پبلیشرز کراچی) نے حضور فیض ملت شیخ کامل رحمہ اللہ تعالیٰ کے حزار شریف پر مکمل قصیدہ بردہ شریف کے ورد کا اہتمام کر لیا قصیدہ شریف کو نہایت خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کی سعادت حضرت سید وقاص اختر القادری (کراچی) نے حاصل کی بعد نماز مغرب لٹکر شریف تقسیم کیا گیا۔

مکاتیب فیض ملت پر کام کر رہا ہوں

فقیر اپنے استاذ گرامی حضور شیخ الحدیث مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات پر کام کر رہا ہے جن احباب کے پاس حضرت والا کے خطوط یا قلمی مکتوب ہوں فقیر کے پتہ پر روانہ کریں بہت عنایت ہوگی۔ سید زاہد حسین نعیمی معرفت سید اعجاز حسین شاہ پوسٹ آفس راولا کوٹ آزاد کشمیر رابطہ نمبر 03465216458

اسلامی عقائد و مسائل

زیر نظر کتاب علامہ محمد تقی رحمہ اللہ نے روزمرہ کے پیش آنے والے اسلامی عقائد و مسائل نہایت سہل طریقہ سے سوال جواباً تحریر فرمائے ہیں عام ہدیہ 50 روپے ہے۔
جامعہ اویسیہ کنز الایمان محلہ رسول نگر نارووال سے طلب کریں۔

حضور فیض ملت قدس سرہ کی ڈائری کے اوراق (علامہ محمد ارشد خاں القادری کے قلم سے)

کرامات اولیاء، منکرین حدیث، توحید و شرک

آج کا دن اپنی تمام کشش و جاذبیت کے ساتھ اپنی کرنوں سے رخ کائنات کے خال و خد منور کر رہا ہے۔ اس کی پیملی دھوپ سے رات کی سیاہیاں دھل رہی ہیں جس طرح سورج اپنی روشنی سے جہاں کے باطن کو روشن کر دیتا ہے اسی طرح علماء حق گنبد حضری سے برستی انوار و تجلیات کی کریم اپنے دامن علم میں سینے لوگوں کے سینوں کی تلپتیں کا فور کرنے کا کام کرتے ہیں انہیں علماء میں سے حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کی شخصیت نمایاں تھی۔

آپ کی ذاتی ڈائری میں درج آج کی تاریخ کچھ اس طرح ہے طلوع آفتاب ۵۔۷ پر ہے اور غروب آفتاب ۱۵۔۵ پر ہوگا ہفتہ ۹ جنوری ۱۹۷۱ء ۱۱ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ ۲۶ یوہیکرم ۲۰۰۲ء آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ آج درس و تدریس میں مصروف رہا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضرت عقائد و نظریات کے بارے میں ابتداء ہی سے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام الشاہ احمد رضا خان (قدس سرہ العزیز) کے مزاج کے حامل تھے جب آپ پڑھا رہے ہوتے تو بالخصوص وہ نکات اور عبارات جن کا تعلق عقائد و نظریات سے ہوتا طلباء کو نوٹ کراتے اور ان پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے دلائل و براہین کی کثرت فرماتے ان کا انداز تکلم و نشین اور جامع ہوتا اور اس کی تفہیم آسان ہوتی۔ ان کے ہونٹوں سے گفتگو میں ایسے مہکتے پھول گرتے کہ سامنے والے کا ایمان و ایقان مہک اٹھتا۔

اپنی ڈائری کے آج کے ورق پر دریا بہا دیئے کے عنوان سے یوں رقمطراز ہوتے ہیں کہ حضرت علامہ یوسف جہاںی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع کرامات اولیاء کے حوالہ سے مولوی اشرف علی تھانوی نے جہاں الاولیاء صفحہ ۲۶ میں لکھا کہ اولیاء کرام کی کرامات کئی قسم ہوتی ہیں ان میں ایک زمین کے ذخیروں سے انہیں مطلع فرمایا ہے۔ ایو تراب (ولی اللہ) انہیں اولیاء میں سے نئے ایک مرتبہ آپ نے زمین پر پھر باران تو زمین سے مٹھے پانی کا چشمہ برآمد ہو گیا امین الہی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ میں دو کرامتیں ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے پانی کو خیر جگہ میں پیدا فرمایا۔ (۲) زمین کا ان پیر مارنے والے بزرگ کی فرمانبرداری کرنا۔

یعنی جس جگہ پر پانی کا چشمہ ابل پڑا وہاں سے پانی کے آکار نہیں تھے۔ نہ ہی وہاں کوئی پانی نکلنے کا ذریعہ اور سبب موجود تھا لیکن جو نبی ایک اللہ کے ولی کا قدم اس ارادے سے زمین پر پڑا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین میں یہ خاصیت پیدا ہو گئی کہ وہاں سے پانی کا فوارہ جاری ہو گیا اور زمین بھی پہچانتی تھی کہ اس پر ایک برگزیدہ شخصیت کا پاؤں پڑا ہے اسے اس

کی اطاعت کرنا ہے۔ بے جان اجسام اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو نہ صرف پہچانتے اور جانتے ہیں بلکہ ان کا احترام اور عزت بھی کرتے ہیں۔

ڈائری کے اسی صفحے پر مزید ایک عنوان صفحہ پانی کا چشمہ کے حوالے سے موجود ہے جس میں درج ہے کہ ایک بزرگ کوچ کے راستہ میں پیاس لگی تو کسی سے پانی نہ ملا اور نہ ہی کسی جگہ سے پانی ملنے کا امکان تھا ایک درویش کو دیکھا اس نے بھالے دار لاٹھی زمین میں گاڑ رکھی ہے اور اس کے پیچھے سے پانی ابل رہا ہے انہوں نے اس میں سے اپنا مشکیزہ بھی بھر لیا اور دوسرے حاجیوں کو بھی بتا دیا وہ بھی آئے اور اپنے برتن بھر کر لے گئے۔

جمال الاولیاء یہ کتاب جس کا مصنف مولوی اشرف علی تھانوی ہے نام ہی بتا رہا ہے کہ اس میں اولیاء اللہ کے کمالات و جمالات موجود ہیں۔ یہ واقعات اسی کتاب سے اخذ کئے گئے ہیں ایسے ہی بے شمار واقعات جن سے محترم کتب بھری ہوئی ہیں اس حقیقت کا اعلان اور بین ثبوت ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اولیاء اس کے دوست اور پیارے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیاروں کو بے اختیار و بے بس نہیں بتایا بلکہ انہیں بہت سے اختیارات، طاقت اور قدرت عطا فرمائی ہے ان سے باذن اللہ مختلف خلاف عادت کام ظاہر ہوتے ہیں جنہیں کرامات کہا جاتا ہے

اللهم الحقنا بالصالحين بجاه رحمت اللعلمين

قارئین کرام! میں آپ کو اتوار ۱۰ جنوری ۱۴۱۰ھ، ۱۲ اذیقست ۱۳۹۰ھ کی طرف لے کر جا رہا ہوں یہ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتی ڈائری کا ایک صفحہ ہے جس پر حضرت کی ذات سے وابستہ بہت سی یادیں بھری ہوئی ہیں۔

آپ بھی اپنی چشم تصور سے دیکھ سکتے اور قوت حیہ سے محسوس کر سکتے ہیں میرے مدوح و موصوف اپنے مخصوص قلم سے بہت ہی جاذب قلب و نظر خط سے تحریر فرماتے ہیں کہ

آج شب کو اسپیکر کے یونٹ چوری ہو گئے

یہ آج سے چالیس سال قبل کا المیہ ہے کہ مسجد سے اسپیکر کے یونٹ چوری کر لئے اس کا مطلب ہے کہ یہ گھٹیا فعل اور گھناؤنا جرم آج سے نہیں بلکہ ابتداء ہی سے چلا آ رہا ہے کہ مساجد کی چوری کر لی جاتی ہے مثلاً جوتے اٹھالینا، اسمبلی فائر غائب کر دینا حتیٰ کہ آج تو نوٹیاں تک چوری کر لی جاتی ہیں یہ نکلہ پڑھنے والے مسلمان ہیں لیکن ان کا اسلام کس درجے کا ہے؟ آپ خود اندازہ لگا لیں

من يهد الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له

اللہ عزوجل ہمیں غیرت ایمانی عطا فرمائے اور شیطانی حرکات سے محفوظ فرمائے (آمین)

پھر فرماتے ہیں کہ آج سارا دن تدریس و تصنیف میں مشغول رہا اللہ عزوجل نیکوئی نظام چلانے کے لئے ہر منصب کے متقاضی اپنے بندوں کا تعین فرماتا ہے جس کام کے لئے جو فرد موزوں اور مناسب ہو اسے صرف اسی کام ہی کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ حضور فیض ملت قدس سرہ کو بھی اللہ تبارک و تعالیٰ نے وارث انبیاء کا امین بنا کر بھیجا اور آپ یہ امانت تدریس و تصنیف اور تقریر کی صورتوں میں دوسروں تک منتقل کرتے رہے اور تا دم آخر انہیں معمولات پر قائم رہے۔ اللہ عزوجل آپ کے صدقے ہمیں بھی یہ جذبہ اور سوچ عطا فرمادے کہ ہم اپنی حیات مستعار کے قیمتی لمحات ایسے کام میں صرف کریں جو ہمارے لئے باعث تجات بن جائے۔ (آمین)

ڈائری کے اسی صفحے پر ایک شیخ اور مرید کا واقعہ ارشاد فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک شیخ اپنے مرید کی نفس کو غسل دینے لگے تو میت نے انگوٹھا پکڑ لیا انہوں نے فرمایا کہ بیٹا میرا انگوٹھا چھوڑ دو مجھے معلوم ہے کہ تم مرے نہیں بلکہ ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ آگے لکھتے ہیں شیخ ابو حسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ یہ فرما رہے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سامنے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو بطور تخریش کیا اور فرمایا کہ تمہاری امت بھی کوئی ایسا ہے۔

ان عبارات میں ہمارے لئے یہ سبق ہے کہ اولیاء اللہ کی موت عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتی ان پر موت واقع ہوتی ہے لیکن اپنے اثرات اس طرح نہیں چھوڑتی جس طرح عام آدمی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ اللہ کے مقرب بندے ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں ایک گھر سے دوسرے گھر منتقل ہو جانا ان کے لئے موت ہے باقی خصوصیات ایجنہ پہلے کی طرح موجود رہتی ہیں بلکہ ان میں پہلے سے بھی زیادہ قوت اور تیزی آ جاتی ہے۔

عبارت کے دوسرے حصے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے جس سے امت محمدیہ کا اعزاز و مرجع ثابت ہوتا ہے کہ اس امت میں ایسے جلیل القدر حضرات موجود ہیں جن میں سے ایک حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تخریر فرماتے ہیں بلکہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے ان کا ذکر فرماتے ہیں جیسا کہ اس واقعہ سے ثابت ہے۔

قارئین کرام ابتداء ہی سے حضرت موصوف کی علمی و روحانی شخصیت کے تلفظ گوشے لوگوں پر واضح ہو چکے تھے اور پورے اہتمام کے ساتھ آپ سے فیض حاصل کیا جا رہا تھا جو کہ تا حال جاری ہے۔ یہ سلسلہ پہلے ظاہری طور پر تھا اور اب

بالفنی طور پر جاری و ساری ہے۔ اللہ عزوجل ہمیں فیضیابی کی توفیق رفیع عطا فرمائے آمین۔ بحرمت سید المرسلین ﷺ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان آپ ایک ہمہ جہت و ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے اللہ عزوجل نے انہیں گونا گوں صفات سے منصف کر دیا تھا آپ مخلوق خدا کے درمیان ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں تھے۔

یہ ایک چشمہ فیض و عنایات تھا جو شب و روز جاری و ساری رہتا۔ آپ کی خدمت ہابرکت سے کوئی خالی نہیں لوٹا تھا۔ کسی کا تزکیہ نفس فرما رہے ہیں تو کسی کی اخلاقی تربیت کسی کو ظلم و عمل کا درس دیا جا رہا ہے تو کسی کی اصلاح باطن ہو رہی ہے۔ آپ کے پاس ظاہری و باطنی تسکین کا سامان ہر وقت موجود رہتا۔ دور و نزدیک سے آنے والے حضرات جب آپ کی بارگاہ میں آتے تو طمانیت کی دولت سے مالا مال ہو کر جاتے۔ آپ حسن اخلاق کا مرقع تھے۔ ایک تمسم کی لکیر آپ کے ہونٹوں پر ہر وقت دکھائی دیتی جو آپ سے ایک ہار ملتا آپ کا گرویدہ ہو جاتا ایک ہلکی سی مسکان آنے والے کی ساری حسن اتار دیتی۔

آپ کی ڈائری کے سرورق پر تواریخ کی ترتیب کچھ اس طرح ہے ۱۱ جنوری ۱۹۷۱ء ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۹۰ھ بروز پیر سلسلہ اویسیہ کے معروف بزرگ تشریف لاتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ آج حضرت خواجہ محمد سلطان بالادین صاحب مدظلہ العالی تشریف لائے۔

چونکہ جامعہ اویسیہ رضویہ کو آپ کے بانی و مہتمم ہونے کا شرف حاصل تھا اسی لئے یہ ادارہ مختلف شخصیات کی آماجگاہ رہا ہے مثلاً باعمل عالم سرائیکی زبان کے مایہ ناز مقرر ولی کامل حضرت خورشید ملت جو آپ کے استاد گرامی تھے اکثر جلوہ فرما ہوتے اسی طرح سیاسی و مذہبی معروف شخصیات میں سے غزالی زمانہ علامہ احمد سعید کاظمی نور اللہ مرقدہ، قائد اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ اور مجاہد ملت حضرت مولانا عبد الستار نیاززی رحمۃ اللہ سالانہ جلسہ تقسیم استاد میں تشریف لاتے دیگر اہلسنت کی سربراہ آوردہ شخصیات کا آنا جانا یہاں کا معمول رہا۔

آپ لکھتے ہیں کہ حسب دستور تعلیم و تصنیف میں مشغول رہا۔ ڈائری کے اسی صفحے پر ”مکرمین حدیث“ کے عنوان سے ایک حدیث شریف درج ہے

عن المقدم بن معديكرِب قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْآهْلُ عَسَىٰ وَحْدَهُ يُلْقِيهِ الْفَحْدِيثُ غَيْبٌ وَهُوَ مُنْكِنِي أَكْبِكَ فَيَقُولُ بَيْنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ جَلَالُ اسْتَحْلَنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَمَاهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ

(ترمذی، ابوداؤد)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایسا بھی ہوگا کہ کسی آدمی کے پاس میری حدیث پہنچے گی تو وہ کہے گا بس جی قرآن میں جو حلال ہے وہ ہمارے نزدیک حلال ہے اور جو قرآن نے حرام کیا وہ ہمارے نزدیک حرام ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس طرح حرام نہیں کیا جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام کیا۔ (ترمذی، ابوداؤد) (نحوذ بالہ من ذالک)

منکرین حدیث کے بارے میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی سے متنبہ فرمادیا کہ ایسا کرو آئے گا جو میری حدیث سے روگردانی کرے گا۔ جس طرح آپ نے تاقیامت ہوتے والے واقعات، حالات اور معاملات کے متعلق تفصیلی ارشاد فرمادیا اسی طرح لوگوں کے نظریات، عقائد اور اعمال کے سلسلے میں بھی آگاہ فرمادیا۔

پھر دیکھا گیا کہ مگرین حدیث وجود میں آئے، پھٹنے پھولنے لگے انہوں نے نہ صرف حدیث کا انکار کیا بلکہ بہت سی موضوع یعنی من گھڑت باتیں احادیث میں شامل کر دیں اور انہیں حدیث کا رنگ دینے کی کوشش کی لیکن اللہ عز و جل جو اس دین متین کا محافظ و نگہبان ہے اپنے حبیب ﷺ کے اقوال و اعمال اور فرامین کی محافظت کے لئے ماہرین حدیث اور محدثین و عقلماء کی صورت میں ایک ایسی جماعت وضع فرمادی جس نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی تمام حیات مبارکہ کو محفوظ کر لیا جو نبی قیامت تک مختلف فتنے سراٹھاتے رہیں گے۔ قدرت کی طرف سے جن کی سرکوبی ہوتی رہے گی۔ اہل حق ہمیشہ غالب و صادق رہیں گے تمام مذاہب باطلہ کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔ صرف نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی عقیدت و محبت رکھنے والے باقی رہیں گے۔

كنهم الله تعالى! اجمعين آمين بحجابه سيد المرسلين

حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے بیک وقت کئی محاذوں پر کام کیا اور حوصلہ شکن آزمائشوں میں بھی نہرد آ رہا ہے۔

شہرت نمی کا دامن تھامے ہوئے نہایت استقامت سے کام کیا۔ تدریس و تعلیم تصنیف و تالیف، تقریر و تبلیغ، وعظ و نصیحت، شریعت و طریقت اور علوم و فنون ہر میدان میں اپنی قابلیت و انفرادیت کا سکھ منوایا۔ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف تو ان کے شب و روز کا معمول تھا۔

یہ رائے ۱۹ء کی بات ہے جب ۱۲ جنوری کا سورج طلوع ہوا ذیقعد کی ۱۳ اور سن ہجری ۱۳۹۰ھ اور منگل کا دن تھا۔ حضرت نے آج کے معمولات ڈائری میں درج فرمائے۔ آج درس و تدریس میں مصروف رہا۔ اس عبارت کے بعد آپ تو حید اور شرک کی معروف شرعی اصطلاحات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ تو حید کے نسخہ میں دوسروں کو شرک بتانے کے استاد ہیں اور اپنا یہ حال ہے اس کیفیت کو شاعر نے یوں بیان کیا

زبان یہ آیتا ہاک نستعین بھی مرہی

صنم کے پاؤں پہ لیکن جھکی جیوں بھی رہی
 یہ آیت بھی زبان پر جاری رہی اور تھانے کے چکر بھی کاٹتے رہے
 کہتے تو ہیں یہی کوئی حاجت روا نہیں
 ہے ان میں کوئی جو کبھی تھانے گیا نہیں
 داتا کے پاس نہیں گیا تھانے میں تو گیا
 تو گر برا نہیں ہے تو میں بھی برا نہیں

شاعر نے بعض توحید کے علمبرداروں کے عقیدے اور عمل کے تضاد کو خوبصورت انداز میں نظم کیا ہے۔ ہم اپنی عملی زندگی پر نظر ڈالیں تو ہماری ہر ضرورت اور حاجت کسی نہ کسی مادی ذریعے اور وسیلے سے پوری ہو رہی ہے یہ عالم اسباب ہے اللہ عزوجل نے مخلوقی امور کی تکمیل کے لئے ایک نظام مرتب فرمادیا ہے یہ نظام مختلف محرکات کے مرہون منت اور ان محرکات کے پس پردہ صرف ایک طاقت اور قوت کا فرما ہے وہ میشت ایزدی ہے۔ لیکن ظاہری طور پر تمام امور کسی نہ کسی وساطت اور وسیلے سے ہو رہے ہیں۔ حقیقی حاجت روا اور مشکل کشا اللہ کریم جل شانہ کی ہی ذات اقدس ہے لیکن مجازاً یہ کام اس کے بندے بھی کر رہے ہیں۔ مثلاً اذا موضت فھو یشفقین جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ اب اس شفاء کے حصول کے لئے ایک مریض مختلف ذرائع اختیار کرتا ہے وہ ڈاکٹروں کے پاس جاتا ہے ان کی ہدایت کے مطابق ادویات استعمال کرتا ہے بہت سی کھانے پینے کی اشیاء سے پرہیز کرتا ہے۔ حکیموں اور طبیبوں کے پاس حاضر ہوتا ہے ایسے ہی مختلف ٹونے، ٹوٹکے بھی استعمال کرتا ہے تاکہ وہ صحت یاب ہو جائے حالانکہ اس کا یہ یقین اور ایمان ہے کہ شفاء من جانب اللہ ہے لیکن اس حاجت روائی اور مشکل کشائی کے لئے مختلف لوگوں کے پاس جاتا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ مشکل کشا اور حاجت روا اللہ عزوجل بھی ہے اور اس کی مخلوق بھی۔

شفاء دینے والا بھی وہی بیماری بھی اسی کی طرف سے ہوتی ہے صحت اور تندرستی بھی اسی ہی کے علم سے ملتی ہے لیکن نظام کائنات کو چلانے کے لئے اس نے ایک دوسرے کا محتاج بنادیا ہے۔ شاعر نے اسی بات کا اظہار کیا ہے

کہ زبان پہ ایاک نعبدو ایاک نستعین ہے

کہ اے اللہ عزوجل ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں جب کوئی تھوڑی سی بھی مشکل پیش آتی ہے تو علما، غیار کے در پر گردن جھکا لیتے یہی بہت سے توحید کے دعویدار اس دورگی کا شکار ہیں۔
 راقم الحروف (حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ) کی آپ بیتی کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں جس میں دلچسپی بھی ہے اور تھیر بھی ہر

سال آپ کا معمول تھا کہ ماہ رمضان المبارک میں احکام کی سعادت مسجد نبوی شریف میں حاصل کرتے تو آپ کے بہت سے عقیدہ مند دوران احکام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض ہونے آتے۔

صاحبزادہ محمد فیاض احمد ایسی صاحب جو جامعہ اویسیہ رضویہ کے ناظم اعلیٰ اور حضرت کے جگر گوشہ اور خلیفہ مجاز ہیں اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہیں کہ ایک مرتبہ احکام کے دوران حضرت کے ایک معتقد نے آپ کی دست بوسی کی مسجد نبوی میں ستونوں پر نصب کسرے کی آنکھ سے یہ منظر متعلقہ اہلکار تک پہنچا دیا۔ شرطوں نے فوری کارروائی کرتے ہوئے حضرت کو اور ہاتھ چومنے والے کو مسجد نبوی شریف میں موجود عدالت میں لے گئے۔ مندر عدالت پر برہان جج نے آپ سے اور آپ کے مرید سے اظہار عقیدت کے اس انداز کو گویا بدعت اور غیر اسلامی فعل سے تعبیر کرتے ہوئے اس کی توجیہ دریافت کی حضرت نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو اس عمل پر اکسایا نہیں کہ وہ میرے ہاتھ چومے یہ اس کا ذاتی فعل ہے جب قاضی اس سے متوجہ ہوا تو اس نے جواباً اپنا پاسپورٹ پیش کر دیا اس شخص کا تعلق امریکہ سے تھا اور پاسپورٹ پر بھی (خامبر ہے) امریکہ کی مہر تھی جب قاضی عدالت اور اس کے کارندوں نے امریکہ گورنمنٹ کی نسبت دیکھی تو ان کا عقیدہ توحید پانی میں نمک کی طرح گھلنے لگا اور وہ بظلیں جھانکنے لگے معذرت خواہانہ لہجے میں بولے آپ تعریف لے جاسکتے ہیں۔ یہ ہے کعبہ کے موجودہ نگہبانوں کا معیار توحید کیا۔ خوب کہا اقبال مرحوم نے۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل؟ ولی دنیا کے مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

شاعر مزید کہتا ہے کہ یہ کیسی توحید ہے کہ جب قانون کی گرفت میں آئے تو اللہ عزوجل کو نہ پکارا نہ ہی اس ذات پر توکل کرتے ہوئے اس کے بارگاہ میں پہنچے بلکہ ان موجدوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس نے تھانے کے پکڑ نہ کالے ہوں شاعر کہتا ہے کہ اگر میں داتا کے پاس گیا تو یہی کام کرتے ہوئے تھانے میں گیا۔ اگر تو تھانے میں جا کر برا نہیں تو میں داتا کے پاس جا کر برا نہ ہوا۔

سایہ نہ تھا: ڈائری کے اسی صفحہ کے مندرجات میں سے ”سایہ نہ تھا“ جلی قلم سے لکھا ہوا ہے اس میں حضرت سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ کے مکتوبات میں سے ایک اقتباس مسطور ہے ملاحظہ کریں

اور اہلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سایہ نہ نبود در عالم شہادت سایہ ہر شخص از شخص لطیف تر است چون لطیف تر از وے در عالم بنامد اورا سایہ چہ صورت دارد۔

(دفتر سوم مکتوب ص ۱۰۰، مجدد الف ثانی قدس سرہ)

مرکارو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا کیونکہ ہر شخص کا سایہ اس کے وجود سے زیادہ لطیف ہوتا ہے اور جب کہ

